ایک مسلمان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پر مبارک باد کہنا

Meaning of MERRY = Happy, Cheery, Glad

سورۃ مریم آیت 15 " ترجمہ" اس پر سلام ہے۔ جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم وفات کبھی کسی نے منایا ہے؟ کیو ں نہیں منایا جاتا؟ اور وہ کہاں مدفون ہیں؟ ان سوالوں کے جوابات بھی معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر عیسائی میری کرسمس مناتے ہیں تو مسلمان بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے احترام میں میری کرسمس کہنے میں کوئی حرج نہیں کیوں کہ یہ ان کا اور ان کے رب کا معاملہ ہے جو ان کا عقیدہ ہے وہ کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا۔ جس طرح سورہ البقرہ کی آیت 62" مسلمان ہوں، یہودی ہوں، نصاریٰ ہوں یا صابی ہوں جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے ان کے اجر ان کے رب کے پاس ہیں ان پر نہ توکوئی خوف ہے اور نہ اداسی"۔(البقرہ۔62)۔بین المزاہب اختلافات ختم کرنے میں مسلمان کو پہل کرنا ہو گا جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ان کے جھوٹے خداوں کو برا مت کہو ، جواب میں وہ تمھارے سچے خد ا کو برا کہیں گے۔

تین مواقع انسان کے لئے سخت و حشت ناک ہوتے ہیں1۔ جب انسان رحم مادر سے باہر آتا ہے-2-جب موت کا شکنجہ اسے اپنی گرفت میں لیتا ہے-3۔ اور جب اسے قبر سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا تو وہ اپنے کو میدان محشر کی ہولناکیوں میں گھرا ہوا پائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان تین جگہوں میں اس کے لئے ہماری طرف سے سلامتی اور امان ہے۔ بعض اہل بدعت اس آیت سے یوم ولادت پر عید میلاد کا جواز ثابت کرتے ہیں لیکن کوئی ان سے پوچھے تو یوم وفات پر" عید وفات" یا "عید ممات" بھی منانی ضروری ہوئی۔ کیوں کہ جس طرح یوم ولادت کے لئے "سلام" ہے یوم وفات کے لئے بھی سلام ہے۔ اگر محض لفظ "سلام" سے عید میلاد کا اثبات ممکن ہے تو پھر اسی لفظ سے "عید وفات" کا بھی اثبات ہوتا ہے۔ لیکن یہاں وفات کی عید تو کجا سرے سے وفات و ممات کا انکار ہے۔ یعنی وفات نبویﷺ کا انکار کر کے نص قرآنی کا تو انکار کرتے ہی ہیں، خود اپنے استدلال کی رو سے بھی آیت کے ایک جز کو تو مانتے ہیں اور اسی آیت کے دوسرے جز سے ان ہی کے استدلال کی روشنی میں جو ثابت ہوتا ہے اس کا انکار ہے۔ "سورہ البقرہ 85 " کیا بعض احکام پر ایمان رکھتے ہو اور بعض پر کے ساتھ کفر کرتے ہو۔

یہود (مطلب محبت) تہود (مطلب توبہ) ان کا نام اصل میں توبہ کرنے یا ایک دوسرے سے محبت رکھنے کی وجہ سے پڑا۔ تاہم حضرت موسی علیہ السلام کے ماننے والوں کو یہودی کہا جاتا ہے۔

نصاریٰ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کی وجہ سے ان کا یہ نام پڑا۔ جیسا کہ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہا تھا اور ان کے پیروکاروں کو انصاری کہا جاتا ہے۔

صابی یہ وہ لوگ ہیں، جو ماضی میں یقینا کسی دین حق کے پیرو رہے ہوں گے۔ اسی لئے قرآن میں یہودیت و عیسائیت کے ساتھ ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن بعد میں ان کے اندر فرشتہ پرستی، اور ستارہ پرستی آ گئی، یا یہ کسی دین کے ماننے والے نہ رہے اسی لئے لا مذہب لوگوں کو صابی کہا جاتا ہے۔ یہ سب نام انسانوں کو اللہ تعالی کے دئیے ہوئے نام ہیں ۔ دنیا میں ان ناموں سے انسانوں کو پکارا جاتا ہے۔ دراصل اس آیت میں جو حکمت پوشیدہ ہے، اس کو سمجھنا اور آشکار کرنا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالی تمام کائنات کا احاطہ کیئے ہوئے ہے۔ جو کچھ اس کے اندر یا باہر تمام مخلوقات کا واحد "رب" ہے۔ اس نے ہر چیز کی بنیاد "انصاف" پر رکھی ہے۔ وہ کیونکر اپنی مخلوق میں تفریق و ناانصافی کر سکتا ہے اوراپنا دائرہ اختیار صرف مسلمانوں تک محدود کیوں رکھے گا۔ دین اسلام انسانیت کی بات کرتا ہے اور ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل قرار دے دیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت پر ایمان لانا پوری انسانیت پر لازمی قرار دیا ہے۔ ورنہ ہم مسلمانوں نے تو محمد رسول اللہ کی شان ختم نبوت کو صرف مسلمانوں تک محدود رکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالی نے ہم کو "مسلمان" کا نام دے کر جو عزت دی، ہم نے اپنے اس نام کو کالے کرتوتوں سے بے توقیر کر دیا ہے۔ کامیابی اوراللہ کے ساتھ ملاقات ممکن نہیں، جب تک جیسا کہ (سورہ البقرہ کی بین الاقوامی آیت 285 میں بتا دیا)۔ کہ رسول یقین لایا اس چیز پر، جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری، اور مومن بھی ایمان لائے۔ یہ سب اللہ تعالی پر، اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر لائے، اور اس کے رسولوں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے، انھوں نے کہہ دیا ہے۔ کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں، اے ہمارے رب اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اس آیت میں بتا دیا گیا کہ زندگی، بے بندگی شرمندگی میں کیسے تبدیل ہوتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ، ہمارا ان روحانی بیماریوں میں مبتلا ہونا ہے۔ جیسے شرک، کفر، کذب، حسد، طمع، دھوکہ دہی یہ روحانی بیماریاں ہیں اور جو بھی ان پر قابو پا لے گا۔ اس کا فائیدہ اور ملاقات کا وقت اللہ کے پاس ہے۔

ارشد نعیم چوہدری۔ کویت۔ 2021-12-25